

پھر ان کے اشتراک و اتحاد کس قدر ناپائیدار ہیں کہ رات میں متحد ہیں سوج کے طلوع ہوتے ہی ایک دوسرے کے مخالف کیمپ میں نظر آتے ہیں پھر سیٹوں، بارکنگ ہوتی ہے دوسری شام پھر مجلس نے میں اکٹھے ہوتے ہیں مگر پھیلی رات کسی اور کی دستکٹ پھر آنکھیں پھیر لیتے ہیں اور اخبارات ہیں کہ تمام خبریں تصدیق کے ساتھ سچی خبر تھی پھلے چلے جاتے ہیں۔ عوام پر اس اتحاد، پھر افتراق و انتشار اور پھر مخالفت سے یہ تاثر مرتب ہوا کہ یہ سب کچھ حلال طیب ہے جب علماء، کرمیوں کے قائل ہیں تو ہم عوام بھلا کیونکر پیچھے رہیں حالانکہ دین برحق یہ کہتا ہے کہ :

أَوْضُوا يَا الْعَمَلِدَانِ اَلْعَمَدَ كَاَنْ هَسْتُو لَا

اپنے وعدے پورے کرو تحقیق بنے شک ہر وعدہ کی باز پرس بھی ہوگی۔ مگر کیا علماء کو باز پرس نہ ہوگی؟ ان سیاسی بازی گروں کو بھی شاید کسی نے نہیں پوچھنا غالباً یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے عوام کا حافظہ چونکہ بہت کمزور ہے شاید مرنے کے بعد بھی معاذ اللہ..... کا حافظہ کمزور ہے اور وہاں انجاری لابیوں پر دوپگنڈے کا زہر پھیلا کر وہاں بھی پلاٹ تیار کر دیں گے۔

آخری گزارش :

پاکستان میں نفاذ اسلام کے لئے ایک آخری اور فیصلہ کن جنگ کی ضرورت ہے اور یہ اُسی وقت ممکن ہے جب یہاں کی تمام دینی جماعتیں حکومت الہیہ کے قیام کی قدر مشترک پر متحد ہو جائیں ذاتی، معاشی اور سیاسی مفادات دین پر قربان کر کے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیں۔ زندگی یا موت کے فیصلہ کی بنیاد پر زبردست جدوجہد کے ذریعہ تمام کفریہ نظموں کا ٹاٹ بکس لپیٹ دیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے تمام دینی جماعتوں کو یہ عہد بھی کرنا ہوگا کہ وہ ہمیشہ کے لئے لادین سیاست دانوں سے تعاون و اشتراک ترک کر دیں گے۔

حالات، واقعات اور مشاہدات کی روشنی میں صاف نظر آ رہا ہے کہ اگر دینی قوتیں متحد نہ ہوئیں اور جدوجہد کا کوئی انقلابی رخ اختیار نہ کیا گیا تو پھر اللہ کے عذاب کی صورت میں ظلم کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے۔ قاسم یمنی کرام سے درخواست ہے کہ انفرادی و اجتماعی طور پر استغفار کی مجلسیں برپا کریں اور اجتماعی معافی و بخشش کی دعائیں مانگیں، نہ جانے کس کی آہ رسا عرش الہی تھا مے اور اُمت پر رحمت الہی سایہ نکلن ہو۔ ————— آمین :

”ہمارے بعد کہاں؟ وفا کے ہنگامے“

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ
پیکر ایثار و وفا جناب ملک عبدالغفور انوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ (آٹ اکوڑہ پنجک) کا شمار اُن پاکباز، حق گو اور صحیح العقیدہ شیخ الحدیث پیچیدہ علماء کرام میں ہوتا تھا، جن کا دم اِس تخطا الرجال کے دور میں بسا غنیمت ہے۔ مجھے مولانا مرحوم کی زیارت کا شرف کبھی حاصل نہیں ہوا لیکن میرے دل میں اُن کی دینی خدمات اور جدوجہد کی دیرپا یادوں کی دہر سے اُن سے غالباً عقیدت کا اُٹٹل جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ مکہ معظمہ کے قیام کے دوران اُن کی وفات کی خبر سنی تو مجھ پر ایک غیب سی کیفیت طاری ہو گئی اور ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اپنے گھر کا فساد چل بسا ہو اور جب تک حرم شریف میں جا کر مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے طواف اور نوافل کی ادائیگی نہ کی سکوں سے محروم رہا۔ مرحوم کے علمی مقام اور روحانی علو مرتبت کو تو صاحبِ علم و روحانیت حضرات ہی سمجھ سکتے ہیں لیکن اُن کی جس ادا پر میں فریفتہ ہوا وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے داہانہ عشق، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور حکومتِ الہیہ کے قیام و استحکام کے لئے جہادِ اسلامی اُفغانستان میں بھرپور شرکت اور انتھک جدوجہد ہے جس کے لئے وہ تادمِ آخر بے قرار و مضطرب رہے۔

آج سے کوئی بیس سال قبل حضرت مولانا مرحوم قاسمِ اسلام ملتان کے سالانہ جلسہ میں تشریف لائے تو دیگر شہر دکن دینی کارکنوں کے علاوہ بہادری پور کے اجاب بھی مولانا کی تقریر سننے ملتان گئے، انہوں نے برسبیلِ تذکرہ بیان کیا کہ دورانِ خطاب مولانا نے فرمایا کہ: ”میں مفتی نہیں، کوئی فتویٰ جاری نہیں کرتا۔ یہاں مستند اور بُنڈ یا یہ علماء کرام کا اچھا خاصا اجتماع ہے، اُن کی موجودگی میں اپنے مسلمان بھائیوں کو درد مندانه مشورہ دیتا ہوں کہ وہ آئندہ اپنے بچوں کا نام ”غلام احمد“ رکھنے میں احتیاط سے کام لیں، اس

ہام کی بہت ہی عظمت ہے اگر یہ نام رکھیں تو پھر ان بچوں کی تسلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور گھر میں مکمل دینی ماحول ہیا کریں تاکہ یہ بچہ مستقبل میں اہم باہمی ہو۔ بعض تلخ اور بھیانک تجربات نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے۔ ایک غلام احمد نے مسلمانوں میں انتشار پیداکرنے کے لئے انگریز کی سرپرستی میں جعلی نبوت کا ڈھونگ رچایا اور جہاد کی منسوخی کا فتوہ پیداکیا۔ تو دوسرے غلام احمد نے انکار و حدیث کا فتوہ پڑ پا کر کے مسلمانوں کے ایمان و یقین کو ٹوٹا۔ دونوں کا وجود مسلمانوں میں انتشار و افتراق کا باعث بنا (مکمل ہے ان الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہو، بہر حال مفہوم یہی تھا) اصل بات تعلق باللہ اور اطاعت رسول ہے جس کا اللہ سے جتنا مضبوط تعلق ہوگا بات بھی اسی انداز سے منہ سے نکلے گی۔ اور ایسے ہی پاکباز اور نورانی چہروں کو جو ہم لینے کو دل چاہتا ہے — رتب ذوالجلال والاکرام حضرت مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور ان کی ریح پر فتوح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دیں۔

عز این دعا از من و از جملہ آئین باد

مناب ملک عبدالغفور انوری رحمۃ اللہ علیہ

جی حضور یوں کی بستی میں ایثار و وفا کا مجسم پیکر
 آج کے اخبار میں مجلس احرار اسلام کے سابق

امیر نسیت مکرم الحاج ملک عبدالغفور انوری مرحوم و مغفور کے اچانک سانحہ ارتحال کی خبر نظر سے گزری تو دل سے سوس ہو کر رہ گیا کہ اگر کوئی بروقت اطلاع مل جاتی تو کم از کم جنازہ اور تدفین میں شمولیت کا موقع میسر آجاتا اور زبان پر، انا للہ وانا الیہ راجعون کا حشر نہ جاری ہو گیا۔

تھوڑے ہی عرصہ بعد نہ صرف خود شاہ جی ۱۲ ملتان کے ہو گئے بلکہ لانگے خان باغ کے ایک جلسہ میں کمی عاشق صادق کے نعرہ مستان کے مطابق شاہ جی ۱۲ کا مرتد بھی اس باغ کے متصل قبرستان جلال باقری میں بن گیا۔ ملک صاحب مرحوم اپنی زندگی کے آخری سانس تک مجلس احرار اسلام سے منسلک رہے۔ اور باوجود پیرائے سالی کے حسب توفیق خدمات ملک و ملت بھی انجام دیتے رہے۔ اور جس طرح سے ان کے